مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی*

ساعتے با اہل حق

شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق مدظلہ کیساتھ

ایک علمی اور ادبی نشست کی مختصر روئیداد

مولانا حافظ محمد ابراہیم فانی کا تذکرہ' علمی ادبی ذوق' صبر وقناعت کے پیکر' لطائف اور بعض دلچسپ واقعات

(۹ر جمادی الاولی ،۱۱ر مارچ ۲۰۱۴ء) استاذِ مکرم مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب کی معیت میں محدثِ جلیل شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم کی محفلِ علم وعرفان میں حاضری کی سعادت حاصل تھی۔ طالبان حکومت مذاکرات اور مولانا سمیع الحق صاحب کا مرکزی کردار ہم سب کے دل ودماغ پر حاوی تھا۔ عام گفتگو اور مجالس میں بھی وہی حاوی رہا۔ مخدوم زادۂ ذی قدر مولانا راشد الحق سمیع حقانی تشریف لائے تو اپنے استاذ مولانا عبدالقیوم حقانی کے ساتھ بیٹھ گئے۔

''الحق'' کی خصوصی اشاعت:

مخدوم زادہ اُسامہ سمیع بھی تشریف فرما تھے۔ حقانی صاحب نے مولانا راشد الحق صاحب سے فرمایا: ماہنامہ الحق کی خصوصی اشاعت پر کام جاری ہے اور حضرت فانی صاحب کے متعلق مضامین آرہے ہیں؟ فرمایا جی ہاں :نمبر تو کافی ضخیم ہوتا جارہا ہے۔ مضامین میں بھی اختصار کرنا ہوگا اور انتخاب کرنا ہوگا۔

فاقہ مستی کی لذتیں:

شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق صاحب نے ارشاد فرمایا: فانی صاحبؒ کے انتقال سے بہت بڑا خلا پیدا ہوگیا ہے۔ فقیر منش آدمی تھے۔ قناعت پسند تھے۔ ساری عمر فقر وفاقہ میں گزار دی۔ مزاج میں استغنا تھا۔ مولانا راشد الحق نے کہا کہ فانی صاحب حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب کے بھی ہم جماعت' قریبی ساتھی اور بے تکلف

---

* ناظم تعلیمات جامعہ ابوہریرہ

دوست تھے اور ان کے استاذ زادہ بھی تھے۔ اگر وہ انہیں اشارہ بھی کر دیتے تو انہیں بڑا عہدہ مل جاتا۔ میں نے ان سے ایک مرتبہ کہا بھی تھا۔ کہ مولانا فضل الرحمٰن صاحب سے کسی حوالہ سے یہ بات کہہ دی جائے کہ وہ آپ کو پشتو ادبیات کے چیئر مین مقرر کر دیں مگر فانی صاحب نے انکار کر دیا۔ اور کہا نہیں ،فقر وفاقہ میں جو لذت ہے وہ بادشاہوں کے محلات میں نہیں۔

بے تکلفیاں:

مولانا راشد الحق نے حقانی صاحب سے کہا۔ استاذ جی ، فانی صاحب تو آپ کے بھی بڑے بے تکلف دوست' مخلص ساتھی' علمی اور قلمی حوالہ سے آپ کے بہت قریب تھے۔ حقانی صاحب نے فرمایا جب میں فانی صاحب کی بیمار پرسی کے لئے ہسپتال گیا تو وہ بہت خوش ہوئے۔ اور کہا فلاں فلاں عنوان پر میں نے نظمیں لکھیں ہیں جب گھر لوٹونگا تو القاسم کے لئے بھیج دونگا۔ مولانا راشد الحق نے فرمایا جب بھی ایسا موقع بنتا کہ آپ یہاں تشریف لاتے تو ہم حضرت فانی صاحب کو ضرور بلاتے ،حقانی صاحب نے کہا کہ ہاں میں بھی استاذ مکرم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے روانہ ہوتا تو ان کو بذریعہ فون اطلاع کر دیتا۔

اخلاص وللّٰہیت کے پیکر:

شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق صاحب نے فرمایا: واقعتہً فانی صاحب فنا ہی فنا تھے۔ علم پر' قلم پر' ادب پر اور اخلاص وللّٰہیت کے پیکر تھے۔ کبھی بھی اشارتاً' کنایتہً ان سے حسن طلب محسوس نہ ہوا۔ وہ بڑے بے تکلف ساتھی تھے۔ ان کے تبصرے' تجزیے اور لطائف سے مجلس کشت زعفران بن جاتی تھی۔ بہت ہی محبت کرنے والے انسان تھے۔ الحق کے حوالہ سے بھی ان کا ایک مضبوط کردار ہے۔ اور اب ان کی ضرورت مزید بڑھ گئی تھی۔ تقدیر کے فیصلے ماننے پڑتے ہیں۔

قادر الکلامی:

مولانا راشد الحق نے فرمایا ،فانی صاحب بہت ذہین اور فطین انسان تھے۔ تھوڑی دیر بیٹھتے تو عربی' فارسی' اردو اور پشتو جس زبان میں چاہتے پوری اور مکمل غزل لکھتے۔

یہ گفتگو جاری تھی کہ مولان عرفان الحق اور مولانا لقمان الحق صاحب تشریف لائے ،مولانا حقانی صاحب سے ملے۔ شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق صاحب نے فرمایا: یہ دونوں بھائی اور ان کے والد مولانا اظہار الحق' میری عزیزہ (اہلیہ مولانا عرفان الحق) اور ان کا تمام خاندان سفرِ عمرہ پر جا رہا ہے۔ حقانی صاحب نے دونوں کو مبارک باد دی۔ اور فرمایا کہ عمرہ مبارک ہو، یہ تو آپ حضرات کی خوش قسمتی ہے کہ والدین بھی ساتھ ہیں۔ ان کی خدمت کرو اور

دعائیں لو۔دونوں بھائی حضرت فانی صاحب کے حوالہ سے مذاکرہ میں شریک ہوئے۔

ایک دلچسپ لطیفہ:

مولانا عبدالقیوم حقانی نے فرمایا کہ جب ہسپتال میں فانی صاحب کی عیادت کے لئے ہم لوگ گئے۔تو انہوں نے اپنے کلام کا کچھ حصہ سنایا، اور ایک لطیفہ بھی سنایا کہ میں نے اپنی کتاب نالہ زار ایک اچھے بھلے تعلیم یافتہ آدمی کو تحفہ میں پیش کی۔انہوں نے پڑھی اور مجھے ٹیلی فون کیا کہ میں نے آپ کی ساری کتاب پڑھ لی ہے۔علم وادب کا مرقع ہیں۔آپ نے اس کا نام نالہ زار کیوں رکھا۔ بلکہ نالہ نام رکھ کر بہت ظلم کیا۔اس کا نام تو دریا زار یا سمندر زار ہونا چاہئے تھا۔ یہ کتاب تو علم وادب کا ایک بحرِ بیکراں ہیں۔مولانا راشد الحق صاحب نے فرمایا ہاں ہاں، ان صاحب کو میں بھی جانتا ہوں۔ جناب شفیق الدین فاروقی صاحب (ان کو اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے) انہوں نے جب فانی صاحب کا یہ لطیفہ سنا تو فرمایا کہ اس بے چارے کو معذور سمجھو، کیونکہ ان کے گھر کے سامنے نالہ(لئی راولپنڈی) بہتا ہے۔انہیں ہر وقت نالہ متحضر رہتا ہے۔اس لئے اسے نالہ کے مصداق میں سبقت فہمی ہوگئی۔شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مسکراتے رہے اور فانی صاحب کے لطیفوں سے محظوظ ہوتے رہے۔

تدریسِ حدیث پر تشکر وامتنان:

مولانا حقانی صاحب نے شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق سے عرض کیا کہ استاذ جی! فانی صاحب آپ کی سرپرستی معاونت، تشجیعات اور حوصلہ افزائیوں پر بہت خوش تھے۔اور مجھے بار ہا فانی صاحب کہا کرتے تھے کہ استاذ مکرم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کی عنایت، تشجیع اور حوصلہ افزائی سے میں دورۂ حدیث کے کتب تک پہنچا اور حقانی اساتذۂ حدیث کی فہرست میں میرا نام بھی درج ہوا۔مولانا راشد الحق نے کہا کہ یہی بات کرتے ہوئے ایک موقعہ پر فانی صاحب نے بہت مسرت کا اظہار کیا اور یہ مصرعہ سنایا ......

ع اس کے بعد آئے جو عذاب آئے

میں نے عرض کیا اس کے بعد رحمتیں آئیں گی اور برکات کا نزول ہوگا۔

اللہ کے دروازے کھلے رہتے ہیں:

مولانا لقمان الحق نے کہا کہ حضرت فانی صاحب نے بیماری سے تقریباً دو ہفتہ قبل مجھے ہاتھ سے پکڑا اور اپنی بیٹھک میں لے جا کر فرمایا کہ تم سے ایک راز کی بات کہتا ہوں۔اللہ کی عنایت ومہربانی اور نصرت کا واقعہ ہے تم پر ظاہر کر دوں گا۔تو دل کا بوجھ ہلکا ہو جائے گا۔اور تحدیث نعمت کے امر پر عمل بھی ہو جائے گا۔فرمایا آج

کل جب بچے سکول جاتے ہیں تو (۵۰) روپے لے جاتے ہیں۔کل جیب میں ایک روپیہ بھی نہیں تھا کل عشاء کی نماز پڑھ کر دو رکعت نمازِ نفل پڑھے اور اللہ سے دعا کی کہ میرے تو یہ بچے ہیں اور وہ یہ بات نہیں مانتے کہ میرے پاس پیسے نہیں ہیں ۔ یا اللہ دنیا کے بادشاہوں کے دروازے تو بند رہتے ہیں مگر آپ کا دروازہ تو ہمیشہ کھلا رہتا ہے۔ اللہ تو ہی مدد فرما۔فجر کی نماز پڑھ کر جب مسجد سے نکل رہا تھا۔ایک قدیم فاضل ملے انہوں نے مجھ سے مصافحہ کیا اور میں سمجھ بھی نہ پایا کہ انہوں نے چپکے سے میری جیب میں پانچ ہزار (۵۰۰۰) روپے رکھ دیئے۔ جب گھر آیا اور دیکھا تو اللہ کا شکر ادا کیا۔اور دل میں کہا کہ آج اگر میں جنت مانگ لیتا تو وہ بھی مل جاتی۔

فرض کی ادائیگی و استقامت:

شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب نے فرمایا کہ فانی صاحب واقعتاً اکابر کی روایات کے امین تھے۔مولانا لقمان الحق نے کہا۔امتحانات میں باوجود اعذار و امراض کے آخر تک ڈیوٹی دیتے رہتے تھے۔ ہم نوجوان اساتذہ تھک جاتے،ستانے کا تقاضا پیدا ہوتا مگر فانی صاحب ڈیوٹی انجام دینے میں مست رہتے تھے۔

تعلیم تبلیغ تربیت

بعثتِ مصطفےٰ ﷺ کا مقصد • توحید و آخرت • تلاوتِ آیات • تفہیم کتاب • تعلیم حکمت • تزکیۂ نفس • غلبۂ دین

امتی کی ذمہ داریاں ختم نبوت کا تقاضا: حضورؐ کی آمد کا مقصد پورا کرنے کیلئے امتِ مصطفےٰ ﷺ مسلسل انبیاء والا کام کرتی رہے۔

امت وسط اور خیر امت کی حیثیت سے تمام انسانوں پر شہادت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ، دین کامل اور اقبال کا مردِ مومن

یہ کام کیسے ہو؟ تقویٰ اور تزکیہ نفس کیلئے مسلسل تربیت، ذاتی اصلاح، اہلِ خانہ کی تربیت اور ماحول کی بہتری کی خاطر ایک اچھا مبلغ اور مصلح بننے کیلئے قرآن وسنت کی روشنی میں

مفت کتابیں
بلا معاوضہ فاصلاتی تربیت

مُربّی بنئے
(جامع دینی تعلیم اور مسلسل روحانی تربیت)

ملک اور بیرونِ ملک سے
خواتین و حضرت کیلئے

دعوت فاؤنڈیشن پاکستان

مکان نمبر 1، STI کالونی پلاٹ نمبر 7 سیکٹر H-9 اسلام آباد فون: 051-4444266، موبائل: 0323-5131416
0313-8484860
ای میل: anfides@gmail.com